حصه نظم

مولانا الطاف حسین حاؔلی

خواجہ الطاف حسین حاؔلی ۱۸۳۷ء میں خواجہ ایزد بخش کے ہاں پیدا ہوئے۔ نو برس کی عمر میں یتیم ہو گئے۔ سید جعفر علی سے فارسی اور حاجی محمد ابراہیم سے عربی کی تعلیم حاصل کی۔ پھر دہلی آ کر غالب کے شاگرد ہوئے۔ ۱۸۵۷ء کے ہنگامے کے بعد لاہور آ کر ایک سرکاری بک ڈپو میں ملازم ہوئے۔

حاؔلی، سر سید احمد خاں کے نامور رفقاء میں سے ہیں۔ انہوں نے اُردو نثر اور اُردو شاعری میں بڑا امتیاز حاصل کیا۔ نثر میں مقدمہ شعر و شاعری اور تین بلند پایہ سوانح عمریاں لکھ کر اور شاعری میں مسدس کے علاوہ غزل گوئی کو نئے راستے پر لگا کر ادب اُردو میں بیش بہا اضافہ کیا...... لاہور میں جدید نظم اُردو کی جو تحریک اُٹھی اس کے بانیوں میں حالی بھی ہیں۔

غزل گوئی میں غاؔلب اور نواب مصطفیٰ خاں شیفتؔہ سے بھی اثر قبول کیا۔ ان کی کچھ غزلیں پرانے طریقے کی ہیں اور کچھ نئے انداز کی۔ نئی غزلوں میں پرانی غزل گوئی کی قابل اصلاح رسموں کو ترک کیا۔

حاؔلی کی غزل میں حقیقت اور جذبات کی سچائی پائی جاتی ہے اور اس پر انہوں نے ''مقدمہ شعر و شاعری'' میں زور بھی دیا ہے۔ حقیقت سے مراد وہ سچائیاں ہیں جو انسانی عقل و تجربہ سے ثابت شدہ ہوں یا جو انسانی فطرت اور مزاج کے مطابق ہوں۔ اسی وجہ سے وہ اپنے کلام میں خیال آرائی اور بیان کی آرائش سے بچنے کا خاص خیال رکھتے ہیں۔

حاؔلی کی اپنی غزل میں خلوص، سادگی اور سچائی ہے۔ اسی وجہ سے اس میں تاثیر ہے۔ درد بھری باتیں بھی ہیں جو نیچرل طریقے سے بیان کی گئی ہیں۔ بے ضرورت جوش کسی جگہ نہیں اور مٹھاس، تہذیب اور شرافت ہر جگہ نمایاں ہے۔ ۱۹۰۴ء میں ان کی علمی قابلیت اور خدمات کے عوض ''شمس العلماء'' کا خطاب ملا۔ ۱۹۱۴ء میں وفات پائی۔

حمد

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو حمد و ثنا کی برکات اور اہمیت سے متعارف کروانا۔
۲۔ طلبہ کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور ایمان کی پختگی کا احساس پیدا کرنا۔
۳۔ مولانا حالی کے شعری محاسن سے روشناس کروانا۔

مشکل الفاظ: ابد ، ازل ، بیگانگی ، عارف ، سر دُھننا ، کامل

کامل ہے جو ازل سے وہ ہے کمال تیرا
باقی ہے جو ابد تک، وہ ہے جلال تیرا

ہے عارفوں کو حیرت اور منکروں کو سکتہ
ہر دل پہ چھا رہا ہے رُعب جلال تیرا

گو حکم تیرے لاکھوں یاں ٹالتے رہے ہیں
لیکن ٹلا نہ ہرگز، دل سے خیال تیرا

اِن کی نظر میں شوکت، جچتی نہیں کسی کی
آنکھوں میں بس رہا ہے، جن کی جلال تیرا

دل ہو کہ جان تجھ سے، کیونکر عزیز رکھیئے
دل ہے سو چیز تیری، جاں ہے سو مال تیرا

بیگانگی میں حالیؔ، یہ رنگ آشنائی
سُن سُن کے سر دُھنیں گے، قال اہل حال تیرا

(مولانا حالیؔ)

مشق

۱۔ حمد کسے کہتے ہیں؟

۲۔ حمد کے دوسرے شعر کی تشریح کریں۔

۳۔ ''مرکب اضافی'' وہ مرکب ہے جو مضاف، مضاف الیہ اور حرف اضافت کا، کے، کی سے مل کر بنے یا بعض اوقات دو اسموں کے درمیان ایک معمولی سا تعلق پایا جاتا ہے جب اسم کو مضاف کیساتھ ظاہر کیا جائے تو مرکب اضافی بنتا ہے۔ اس حمد میں سے مرکب اضافی تلاش کر کے لکھیں۔

۴۔ اس حمد میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی کون کونسی صفات بیان کی ہیں؟

۵۔ حمد کے آخری شعر میں شاعر کا ''بیگانگی'' سے کیا مراد ہے؟

۶۔ اس نظم میں ''ردیف/ قافیے'' کی نشاندہی کریں۔

۷۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

ازل، منکر، بیگانگی، حیرت

۸۔ اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔

جلال، پھیلا، عارف، رعب

اشاراتِ تدریس

۱۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو، حمد کہلاتی ہے۔

۲۔ اساتذہ طلبہ کو الطاف حسین حالی کی شاعرانہ عظمت سے آگاہ کریں۔

۳۔ اُردو ادب میں حمدیہ شاعری کی روایت سے طلبہ کو آگاہ کریں۔